کلمہ طیبہ: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اہمیت عظمت اور اس کی طرف دعوت

(نویں قسط) مولانا محمد جاوید اشرف مدنی (مدینہ منورہ)

رب کریم نے سورہ نباء میں ارشاد فرمایا :

یوم یقوم الروح والملائکة صفالا یتکلمون إلا من أذن لـه الـرحمن وقـال صـوابا. یعنی کل روز حشر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ کسی کو بھی بولنے کی اجازت نہ ہوگی، سوائے اس کے کہ جس کو رب کریم بولنے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے، اور وہ بھی صواب بولے گا

صواب عربی میں کہتے ہیں درست بات کو، اس سے مراد کون سی درست بات ہے؟ اس کی تفسیر فرماتے ہوئے مفسر اعظم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: **قـال صـوابا: أی إلا مـن أذن لـه الرب عز وجل بشهادة أن لا اله الا الله وهی منتهی الصواب.** (کتاب الدعاء للطبرانی رقم: ۱۵۷۶)

قیامت کے دن روح یعنی جبریل امین علیہ السلام اور دوسرے ملائکہ سب ہی صف بستہ کھڑے ہوں گے اور وہاں پر کسی کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی سوائے اس کے جو کلمہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دے، اور بلا شبہ یہ کلمہ صواب کی انتہا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ وہاں جب قیامت کا ہیبت ناک منظر ہوگا اور تمام ارواح فرشتے وغیرہ جمع ہوں گے، ایسے خوفناک منظر میں کسی کو بھی بولنے کی یا زبان کھولنے کی اجازت نہ ہوگی سوائے شفاعت کرنے والوں کے، اور جن کے لئے شفاعت کی جائے گی، اور وہاں شفاعت صرف انہی کی جائے گی جنہوں نے دنیا میں اس عظیم ترین کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دی ہوگی، اس دن اس کلمہ کے کہنے والے اور ماننے والوں کی عظمت کا کیا ٹھکانا ہوگا، اللہ اکبر کبیرا، آج کی نئی اصطلاح میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہاں دنیا بھر کے لوگ جمع ہوں گے بلکہ آسمان کی مخلوقات بھی ہوں گی، رب ذوالجلال کے سامنے جن وانس اور ملائکہ و دیگر مخلوقات کی پیشی ہوگی، لوگ اپنے اپنے اعمال لے کر حاضر ہوں گے، بے شمار قومیں اپنے اپنے اعمال کے ساتھ حاضر ہوں گی، درہم و دینار روپیہ پیسہ ڈالر اور یورو یا سونا چاندی ہیرے جواہرات وغیرہ یہ سب کچھ نہ ہوں گے صرف اچھے یا برے اعمال کا ہی ذخیرہ ہوگا وہاں پر، ایسے مشکل ترین وقت میں صرف اور صرف ایک ہی کرنسی وہاں کام آئے گی جس پر کلمہ لا الہ الا اللہ کی مہر لگی ہوگی، جن اعمال کے ساتھ یہ کرنسی ہوگی وہ جنت میں داخل ہوں گے اور جن کے پاس یہ کرنسی نہ ہوگی وہ جنت سے محروم ہوں گے والعیاذ باللہ۔ اس لئے اس کرنسی کے حصول کی جگہ یہی دنیا ہے جہاں ہمیں اس کرنسی کو حاصل کرنا ہے وہاں کرنسی تبدیل بھی نہیں ہوگی، اسی دنیا میں لوگوں کو چاہیے کہ اپنی لا الہ الا اللہ والی کرنسی ساتھ رکھیں یہی کرنسی قبر میں مرنے کے بعد، روز حشر حساب وکتاب کے وقت، پل صراط پر کام آئے گی اور جس کے پاس نہ ہوگی وہ ہمیشہ کے لئے ناکام ونامراد ہوجائے گا، اور اس کو پھر دوسرا چانس بھی نہ دیا جائے گا۔

اس کرنسی کی اہمیت مرتے وقت سے ہی شروع ہوجاتی ہے، چنانچہ قرآن کریم نے کئی مقام پر اس کا ذکر کیا ہے کہ جن کے پاس یہ کرنسی لا الہ الا اللہ والی نہیں ہوتی ہے وہ مرتے وقت ہی توبہ توبہ کرنے لگتے ہیں اور ان کو ہوش آجاتا ہے، وہ اس موت کے سخت وقت میں رب سے فریاد کرنے لگتے ہیں کہ اے رب! ہمیں دوبارہ دنیا میں واپس کردے ہم اب یقیناً اچھے کام کریں گے اور لا الہ کی کرنسی لائیں گے مگر رب ذوالجلال نے صاف اعلان فرمادیا کہ اب اس کا وقت ختم ہوچکا، اب تمہاری یہ بکواس نہیں سنی جائے گی، سورہ مؤمنون میں فرمایا: **حتی إذا جاء أحدهم الموت قـال رب ارجعـونـی لعلی أعمل صالحاً فیما ترکت کلا إنها کلمة هو قائلها** .(۱۰۰-۹۹) اس لئے ہر انسان کے

لئے ضروری ہے کہ اس کرنسی کو حاصل کرنے کی کوشش کرے اور عظیم نعمت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (ﷺ) کو موت سے پہلے پہلے تسلیم کرکے ہمیشہ کی کامیابی اور فلاح وسعادت ابدی سے ہمکنار ہوجائے۔ **اللھم اجعل آخر کلامنا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ. آمین**

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

کچھ لوگ ہوں گے جو اہل لا الہ الا اللہ ہوں گے مگر اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے، تو اہل لات وعزی (یعنی مشرکین) ان کو طعنہ دیں گے کہیں گے: کیا ہوا تمہارے لا الہ الا اللہ (کلمہ) نے بھی تمہیں جہنم سے نجات نہ دلائی اور تم ہمارے ہی ساتھ جہنم میں ہو؟ اس پر رب العالمین کو غضب آئے گا اور ان اہل لا الہ الا اللہ کو جہنم سے نکال کر نہر حیات میں ڈالا جائے گا جہاں ان کے جھلسنے اور جلنے کے زخم وداغ دھل جائیں گے اور چاند کی طرح چمک اٹھیں گے اس کے بعد ان جہنمی (اہل لا الہ الا اللہ) کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور ایک عرصہ تک ان کو اہل جنت جہنمیین (یعنی جہنم والے) کہتے رہیں گے۔ اس حدیث شریف کو سن کر ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا یہ حدیث تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے: **من کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار**. (جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنم میں اپنا ٹھکانا بنالے) بلا شبہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط برقم: ۲۹۳۷، وقال الہیثمی: فیہ من لم اعرفہم).

☆ حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ: جس کسی نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اور اس کی گواہی دی کہ عیسی (علیہ السلام) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کی بندی (مریم) کے بیٹے ہیں اور اللہ کا کلمہ ہیں جن کو اللہ نے مریم علیہا السلام کو عطا کیا تھا (یعنی اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام کی تخلیق کلمہ کن کے ذریعہ فرمائی) اور وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جن کو اللہ نے زندگی بخشی، اور اس کی گواہی دی کہ جنت حق ہے اور دوزخ بھی حق ہے تو اللہ ایسے گواہی دینے والے کو جنت میں داخل کریں گے اور جیسا عمل ہوگا ویسا ہی اس کو درجہ ملے گا۔ (رواہ الطبرانی: رقم: ۱۴۷۶)

یہی روایت حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے محدث ابن حبان رحمہ اللہ وغیرہ نے نقل کی ہے تھوڑے الفاظ کے فرق کے ساتھ کہ: ان مذکورہ امور پر ایمان رکھنے والے کو اللہ تعالی جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازہ سے چاہیں گے داخل فرمائیں گے۔ (دیکھئے صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۰۷)

☆ عظیم محدث امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں حضرت ابو ہریرۃ سے روایت نقل کی ہے کہ: ایک سفر میں ساتھیوں کا توشہ ختم ہوگیا، بعض نے چاہا کہ اس موقع پر اپنی سواری کے جانوروں ہی میں سے بعض جانوروں کو ذبح کرلیا جائے، عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! توشہ کے سامان میں سے جو کچھ باقی رہ گیا ہے اس سب کو جمع کرلیا جائے اور آپ اس پر دعا فرمادیں، آپ ﷺ نے اس رائے کو قبول فرمایا اور اس طرح جس کے پاس جو کچھ تھا وہ لے کر حاضر ہوا، کوئی گیہوں لایا، کوئی کھجور لایا، (راوی مجاہد) کہتے ہیں حتی کہ جس کے پاس کھجور کی گٹھلی تھی وہ گٹھلی بھی لے آیا، کسی نے کہا گٹھلیوں کو رکھ کر وہ کیا کرتے تھے؟ جواب دیا کہ اسی گٹھلی کو چوس کر اس پر پانی پی لیتے تھے، خیر نبی اکرم ﷺ نے اس توشے کے بقایا جمع شدہ پر دعا فرمائی اور سب نے اپنے توشہ دان کو بھر لیا، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **أشهد أن لا إله إلا الله، وأني رسول الله**، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں،، جو کوئی بھی ان دونوں گواہیوں کے ساتھ اللہ سے

ملاقات کرے گا (غیر شاک فیہما) اور گواہی دینے والے کو اس میں ذرا شک نہ ہوگا تو ایسا شخص یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔

(رواہ النسائی برقم: ۸۷۹۴)

بعض روایات کے الفاظ یہ ہیں: **لم یحجب عن الجنة** یعنی جنت میں جانے سے اس کے لئے رکاوٹ نہ ہوگی۔

اس حدیث مبارکہ میں کئی ایسے فائدے ہیں جن کی طرف توجہ کی ضرورت ہے، مثلاً: دین کے لئے کیسی قربانیاں کہ سفر میں توشہ کا ختم ہوجانا، اس پر صبر کرنا، نبی اکرم ﷺ سے آکر شکوے نہ کرنا، بلکہ اپنے ہی جانوروں کو ذبح کرکے اس سے بھوک مٹانا، پھر اس حدیث میں ایک عظیم بات یہ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اس میں مزید تاکید ہے، اس کلمہ میں شک کا نہ ہونا وغیرہ. اللہ تعالی ہمیں اس کلمہ کے سچے حاملین ناشرین اور متبعین میں سے بنائے۔ آمین

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ **(ویل للمشرکین الذین لا یؤتون الزکوة)** (فصلت:۶) برا ہوا ان مشرکین کا جو زکوۃ نہیں دیتے. یہاں زکوۃ سے مراد کلمہ لا الہ الا اللہ ہے کہ ان کا برا اس لئے ہو کہ وہ اس عظیم کلمہ کی نعمت سے محروم ہیں۔

ظاہر ہے کہ شرک اور کفر سے بڑی کوئی برائی نہیں اور ایمان جس کی اساس ہی کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ ہے اس سے بڑی کوئی نعمت بھی نہیں، اس لئے رب العالمین نے صاف صاف فرمادیا ہے کہ ایسے لوگوں کے لئے دیر یا سویر تباہی ہے جو اس عظیم کلمہ کا انکار کرتے ہیں، کاش ہم مسلمان اس نعمت عظمی کو اس سے محروم انسانیت کو پہنچانے والے بن جائیں اور ان کی خیر خواہی میں اور اپنی بھی بھلائی کے لئے اس دین رحمت کی چھایا کو عام کریں، اور اللہ تعالی کے اس مبارک کلمہ کی دعوت دیں۔

واللہ ولی التوفیق

نعت شریف

جناب حفیظ محمود بلند شہری

ندامت سے ہوں جاری اشک اور رخسار گیلے سے
خدا سے یوں دعا مانگو محمدؐ کے وسیلے سے

کیا تھا آپؐ نے اعلانِ حق باطل کے مرکز میں
صفا کہتی ہے دنیا جس کو اُس مشہور ٹیلے سے

انھیں بھی میٹھے میٹھے نرم لہجے سے نوازا تھا
جو فقرے آپؐ پر کستے تھے کڑوے اور کسیلے سے

گڑھا کھودا جو حضرتؐ کے لیے اس میں گرا خود ہی
بلایا آپؐ کو بوجہل نے جس وقت حیلے سے

وہ پہلا معرکہ وہ بدر کے میدان کا منظر
نبیؐ کے دشمنوں کا رنگ فق چہرے تھے پیلے سے

پڑھیں، لکھیں، سُنیں، ہر حال میں اک لطف ملتا ہے
کہ اک اُمّی کے ارشادات ہیں کتنے رسیلے سے

حفیظؔ اک دن خلیل اللہ نے رب سے دعا کی تھی
کہ پیدا آپؐ جیسا ہو براہیمی قبیلے سے